نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاتم النبیین ہونے کے
بارے میں دلائل وبراہین سے مزین تحقیقی رسالہ

اَلْمُبِیْن خَتْمُ النَّبِیّٖن

(۱۳۲۶ھ)

(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

مصنف: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاتم النبیین ہونے کے بارے میں دلائل وبراہین سے

مزین تحقیقی رسالہ

(۱۳۲۶ھ)

(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

مصنف:

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

ہمارے نبی "آخری نبی" ہیں

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پارہ 22 سورۂ احزاب کی آیتِ مبارکہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے متعلق سوال کے جواب میں "المبین ختم النبیین" کے نام سے رسالہ تحریر فرمایا۔ اس رسالے میں آیات واحادیث اور کتب فقہ سے قطعی اور صریح دلائل کی روشنی میں یہ بات ثابت فرمائی کہ آیت مبارکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاتم النبیین ہونے اور آپ کے زمانے یا آپ کے بعد تا قیامت کسی کو نبوت نہ ملنے پر دلالت کرتی ہے، تمام امت نے اس آیت اور حدیث متواتر "لانبی بعدی" سے ہمیشہ یہی معنی سمجھے نیز حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آخری نبی ہونا ضروریاتِ دین سے ہے اس کا منکر یا اس میں شک وشبہہ کرنے والا کافر و مرتد ہے۔ پھر جو لوگ اس آیت کا معنی یوں کرتے ہیں کہ آخری نبی سے "افضل نبی" مراد ہے یا "شریعت" مراد لینا کہ اب کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہیں آسکتا۔ امامِ اہلِ سنّت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فقہاء کی عبارات اور پانچ احتمالات کے ذریعے ایسے لوگوں کی تردید فرمائی ہے اور آخر میں اس پر احادیث بھی نقل فرمائی ہیں۔ اس رسالے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ایک رسالے "جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ" کا بھی ذکر فرمایا ہے جس میں عقیدۂ ختمِ نبوت پر ایک سو بیس احادیث نقل فرمائی ہیں اور اس کا انکار کرنے والوں کی تکفیر پر تیس نصوص ذکر کی ہیں۔

یہ رسالہ "المبین ختم النبیین" نامکمل ہے، کتب میں اتنا ہی مل سکا جن صاحب کے پاس یہ مکمل رسالہ موجود ہو تو عطا فرمادیں تاکہ بقیہ بھی شامل کیا جاسکے۔

جزاك الله خیراً

المدینۃ العلمیہ دعوتِ اسلامی کا ای میل ایڈریس

ilmiapak26@dawateislami.net

اس رسالہ پر المدینۃ العلمیہ میں درج ذیل کام کئے گئے ہیں:

(1)رسالے کا پانچ مختلف مطبوعہ نسخوں سے تقابل کیا گیا۔

(2) آیات واحادیث، فقہ واصول فقہ اور اِن کے علاوہ دیگر کتب کے حوالہ جات کی حَتَّی الْمَقْدُوْر تخریج کی گئی ہے۔

(3)مشکل الفاظ کی تسہیل اور مشکل الفاظ پر اعراب لگائے۔

(4)اس رسالے میں آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے لیا گیا ہے جسے منقش بریکٹ ﴿ ﴾ میں ڈالا گیا ہے۔

ہماری اس ادنیٰ سی کاوش میں جو بھی خوبی نظر آئے وہ **اللہ** کریم کی توفیق اور حضور خاتم النبیین والمرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عنایتوں اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں کا نتیجہ ہے اور جو بھی خامی ہو اس میں ہماری کوتاہی کا دَخَل ہے۔ **اللہ** پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت)

17 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ بمطابق 9.7.2020

رسالہ
المبین ختم النبیین
(۱۳۲۶ھ)
(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

مسئلہ ۸۸ تا ۹۴: از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول مرسلہ مولوی ابوطاہر نبی بخش صاحب ۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ____ حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شب سہ شنبہ کو مولوی سجاد حسین و مولوی مبارک حسین صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلبا تعلیم دادہ وعظ میں فرماتے تھے کہ خَاتَمُ النَّبیین میں "النَّبِیِّیْن" پر الف لام عہد خارجی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیہ کریمہ: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﴿محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے﴾ (پ22، احزاب:40) تلاوت کرکے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام اِسْتِغْرَاق کا ہے بَایں معنی کہ سوائے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو نبوت آپ پر ختم ہوگئی آپ کل نبیوں کے خاتَم ہیں، بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالبِ علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مُجاوِرِ درگاہ نے بَاِعانتِ بعض مُعاونِ روپوش بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی

تقریرِ مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ "النبیین" پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے، چونکہ یہ مسئلۂ عقائد ہے لہٰذا اس کے متعلق چند مسائل نمبروار لکھ کر اہلِ حق سے گزارش ہے کہ بنظرِ احقاق حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالہ کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہلِ اسلام گمراہی وبدعقیدگی سے بچیں:

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں۔ یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت وجماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زیدیہ کے؟

(۲) نفی استغراق سے آیہ کریمہ کا کیا مفہوم ہو گا؟

(۳) بر تقدیرِ صحت نفیِ استغراق اس آیہ سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہلِ سنت اس آیہ کو مُثبِتِ خاتمیت کاملہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مُثبِتِ کُلیت نہیں ہو گی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہو گی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہلِ سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیلِ قطعی سے ہر گز نہ ہو گا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کل انبیاء کے خاتَم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہلسنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم وتوقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہو گا یا ممنوع؟

(۷) کیا سنی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کل انبیاء

کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علمِ دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں۔

فقط المستفتی محمد عبد اللہ۔

دلائل خارجیہ[1]

دلیل اول: توضیح ص ۱۰۰ میں ہے:

الاصل ای الراجح ھو العھد الخارجی لانہ حقیقۃ التعیین و کمال التمییز۔[2]

اصل یعنی راجح عہد خارجی ہی کا ہے اس لئے عہد خارجی حقیقت تعیین اور کمال تمیز ہے۔ پس جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔

دلیل دوم: نور الانوار صفحہ ۸۱ میں ہے:

یسقط اعتبار الجمعیۃ اذا دخلت علی الجمع۔[3] جب لامِ تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبارِ جمعیت ساقط ہو جاتا ہے۔ پس نَبِیّٖن کہ صیغۂ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہوا تو نبیین سے معنیٔ جمعیت ساقط ہو گیا اور جب معنیٔ جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔

دلیل سوم: یہ امر مُسَلَّم ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے جب فرد واحد اس کل کے طرف مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے تو وہ کُل مِنۡ حَیۡثُ ھُوَ کُل ہونے کے کل، باقی نہ رہے گا بلکہ کُلِیَّت اس کی ٹوٹ جائے گی، اور جب کُلِیَّت اس کی باقی نہ رہی تو

---

1 ... چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں لہذا خارجیہ لکھے گئے ہیں ۱۲

2 ... شرح تلویح علی التوضیح، الباب الاول، فصل قصر العام، 93/1

3 ... نور الانوار، بحث التعریف باللام و الاضافۃ، ص85

بعضیت ثابت ہوگئی اور یہی معنی ہے عہد کا، اور اگر اس فردِ مضاف کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشئی علی نفسہ لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین میں الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہئے۔

الجواب

حضور پُرنور خَاتَمُ النبیین سَیِّدُ الْمُرسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا خاتم یعنی بِعثَت میں آخرِ جمیع انبیاء و مرسلین بِلا تاویل و بِلا تخصیص ہونا ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک وشُبْہَہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ ﴿ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے﴾ (پ22، احزاب:40) وحدیثِ متواتر لانبی بعدی[1] (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ت) سے تمام امتِ مرحومہ نے سَلَفاً وخَلَفاً ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بِلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیامِ قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

فتاوٰی یَتیمۃُ الدَّہر واشباہ والنَّظائر وفتاوٰی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے: اذالم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم أخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔[2] جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم انبیاء میں سب سے

---

1 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، 461/2، حدیث: 3455

2 ...فتاوی یتیمۃ الدھر مخطوط، کتاب الدیات والجنایات، باب مایکون کفرا ومالایکون کفرا، ص167

الاشباہ والنظائر لابی النجیم ، الفن الثانی، کتاب السیر ، باب الردۃ، ص161 ←

پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ حضور کا آخرُ الانبیاء ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔(ت)

شِفاء شریف امام قاضی عَیاض رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ میں ہے: **کذٰلک (یکفر) من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم او بعدہ (الی قولہ) فھٰؤلا کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لانہ اخبر انہ خاتم النبیین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالٰی انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ان ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولاتخصیص فلا شک فی کفر ھٰؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا وسمعا۔**[1]

یعنی جو ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا اِدِّعا[2] کرے کافر ہے(اس قول تک) یہ سب نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خبر دی کہ خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالٰی کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اِجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا ورسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکمِ اجماعِ اُمت و بحکمِ قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

← فتاوی ہندیہ، احکام المرتدین، 263/2

1 ... الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، القسم الرابع فی تصرف وجوہ الاحکام، فصل فی بیان ما ھو من المقالات کفر، 285/2۔286

2 ... دعویٰ۔

امام حجۃُ الاسلام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَالِی کتابُ الْاِ قْتِصاد میں فرماتے ہیں:[1] ان الامۃ فھمت ھذااللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابداو عدم رسول بعدہ ابداو انہ لیس فیہ تاویل ولاتخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لایمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذاالنص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولامخصوص۔[2] یعنی تمام امتِ مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بَک[3] یا

---

1 ... یہ عبارت اقتصاد کے مطبوعہ نسخے میں پوری نہیں ہے، لیکن مفسرِ قرآن حضرت امام محمد بن احمد الخطیب شربینی (وفات: 977ھ) اور امام ابراہیم بن عمر بقاعی (وفات: 855ھ) نے اقتصاد کے حوالے سے یہ پوری عبارت نقل کی ہے۔ مفسرِ قرآن حضرت امام بقاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **ھذا کلامہ فی کتاب الاقتصاد، نقلتہ منہ بغیر واسطۃ ولا تقلید، فایاك ان تصغی الی من نقل عنہ غیر ھذا، فانہ تحریف یحاشی حجۃ الاسلام عنہ** یعنی یہ عبارت میں نے اقتصاد سے بغیر کسی کے واسطے اور پیروی کے خود نقل کی ہے۔ تو تم ایسے شخص سے بچو جس نے اس عبارت کے علاوہ کچھ اور نقل کیا ہو بے شک وہ تحریف ہے جس سے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی بَری ہیں۔

نظم الدرر، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ: 40، 6/113

تفسیر سراج المنیر، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ: 40، 3/253

2 ... الاقتصاد فی الاعتقاد، صلی اللہ علیہ وسلم واثبات ما اخبر ھو عنہ، الباب الباب الرابع، بیان من یجب تکفیرہ من الفرق، ص 137

3 ... بکواس۔

سَر سَامی کی بہک[1] ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نَصِّ قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قُدِّسَ سِرُّہُ القدسی شرح الفَرَائد میں فرماتے ہیں:

تجویز نبی مع نبینا صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم او بعده یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علٰی انه خاتم النبیین واٰخر المرسلین وفی السنة انا العاقب لانبی بعدی واجمعت الامة علی ابقاء هذاالکلام علی ظاهره وهذه احدی المسائل المشهورة التی کفرنا بها الفلاسفة لعنهم اللّٰہ تعالٰی۔[2] ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیبِ قرآن کو مُسْتَلْزِم ہے کہ قرآنِ عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم واستغراق بلا تاویل و تخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہلِ اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالٰی ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں: **بحمدہ اللّٰہ تعالٰی ایں مسئله درمیان اسلامیان روشن تراز اں ست که آں را بکشف وبیان حاجت افتد، خدائے تعالٰی خبردار که بعد ازوے صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم نبی دیگر نباشد ومنکرایں مسئله کسے تواند بود که اصلاً**

---

1 ... دماغی بیماری کی وجہ سے بہکی باتیں کرنے والا۔

2 ... المعتقد المنتقد، الباب الثانی فی النبوات، النبوۃ لیست کسبیۃ، ص 210

درنبوت اوصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے وے را در ہرچہ ازاں خبرداد صادق دانستی وبھماں حجتہاکہ از طریق تواتر رسالت او پیش مادرست شدہ ایں نیز درست شد کہ وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بازپسیں پیغمبراں ست درزمان اووتاقیامت بعد ازوے ہیچ نبی نباشد وہرکہ دریں بہ شک ست دراں نیز بہ شک ست ونہ آں کس کہ گوید کہ بعد اووے نبی دیگر بودیا ہست یا خواہد بودآں کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔[1]

بحمداللہ تعالٰی یہ مسئلہ اہلِ اسلام کے ہاں اتنا واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں، اللہ تعالٰی نے خود اطلاع فرمادی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا، اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا جس طرح آپ کی رسالت و نبوت تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ بھی تَواتُر سے ثابت ہے کہ حضور تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں شک ہو گا صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہو گا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے۔(ت)

---

1 ... المعتمد فی المعتقد، باب دوم، فصل چہارم، ص 106

بالجملہ آیہ کریمہ ﴿ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﴾ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے ﴾ (پ22، احزاب:40) **مثل حدیث مُتواتر لانبی بعدی**[1] قطعاً عام اور اس میں مراد استغراقِ تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماعِ امت خَیْرُالانام عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ، یہ ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین میں کوئی تاویل یا اس کے عُموم میں کچھ قِیل و قال[2] اصلاً مَسْمُوع نہیں،[3] جیسے آج کل دجال قادیانی بَک رہا ہے کہ **"خاتم النبیین سے ختمِ نبوتِ شریعتِ جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعتِ مطہرہ کا مُرَوِّج و تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں"** اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے، یا ایک اور دجّال نے کہا تھا کہ **"تقدم[4] تاخّرِ زمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لیناخیالِ جُہّال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذّات ہے۔"**

اور اسی مضمونِ ملعون کو دجال اول نے یوں[5] ادا کیا کہ **"خاتم النبیین بمعنی افضل ُالنبیین ہے"**، ایک اور مرتد نے لکھا **"خاتم النبیین[6] ہونا حضرت رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بہ نسبت اس سلسلہ مَحْدُودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سَلاسِلِ عَوالِم کے، پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہر گز منافی خاتم النبیین کے نہیں**

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، 461/2، حدیث: 3455

2 ... بحث۔

3 ... بالکل نہیں سنی جاسکتی۔

4 ... تحذیر الناس نانوتی ۱۲۔

5 ... مواہب الرحمٰن قادیانی ۱۲۔

6 ... مناظرہ احمدیہ ۱۲۔

جموع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں۔"

چند اور خبیثوں نے لکھا کہ الف لام[1] خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور بر تقدیرِ تسلیمِ استغراق جائز ہے کہ استغراق عُرفی کے لئے ہو اور بر تقدیرِ حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں **"ان شیاطین سے بڑھ کر"** اور بعض ابلیسوں نے لکھا کہ **"اہلِ اسلام[2] کے بعض فرقے ختمِ نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختمِ نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے۔"** **الی غیر ذٰلک من الکفریات الملعونۃ والارتدادات المشحونۃ بنجاسات ابلیس وقاذورات التدلیس لعن اللہ قائلھا وقاتل اللہ قابلیھا۔** دیگر کفریاتِ ملعونہ اور اِرتِدَادَات جو ابلیس کی نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدیوں کو متضمن ہے اللہ تعالٰی کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے قبول کرنیوالے کو اللہ تعالٰی برباد فرمائے۔(ت)

یہ سب تاویل رَکِیک[3] ہیں یا عموم واستغراق **"النبیین"** میں تشویش وتشکیک[4] سب کفرِ صریح وارتداد قبیح، اللہ ورسول نے مطلقاً نفیِ نبوتِ تازہ فرمائی، شریعتِ جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے اب تک تمام امت

---

1 ... ناصر المومنین سہسوانی ۱۲۔

2 ... تحریر اسمی زندیق پشاوری ۱۲۔

3 ... گھٹیا۔

4 ... شک میں ڈالنا۔

مرحومہ نے اسی معنی ظاہر ومتبادر وعمومِ استغراقِ حقیقیِ تام پر اجماع کیا اور اسی بِنا پر سَلَفاً وخَلَفاً ائمۂ مذاہب نے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد ہر مدعیٔ نبوت کو کافر کہا، کتبِ احادیث وتفسیر عقائد وفقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غَفَرَلَہُ الْمَوْلَی الْقَدِیر نے اپنی کتاب **"جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ ۱۳۱۷ھ"** میں اس مطلبِ ایمانی پر صِحَاح وسُنَن ومَسانید ومَعَاجیم وجَوَامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر کہ ارشاداتِ ائمہ وعلمائے قدیم وحدیث وکتب عقائد واصول فقہ وحدیث سے تیس نُصُوص ذکر کئے وللہ الحمد۔ تو یہاں عموم واستغراق کا انکار خواہ کسی تاویل وتبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھلا کافر، خدا کا دشمن قرآن کا منکر، مردود وملعون، خائِب وخاسِر، وَالعِیاذُ بِاللّٰہِ الْعَزِیزِ الْقَادِر، ایسی تشکیکیں تو وہ اَشْقِیاء، رَبُّ الْعٰلَمِین میں بھی کرسکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراقِ عُرفی کے لئے یا عام مخصوص مِنْہُ الْبَعض یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ کقولہ تعالٰی ﴿وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ﴾ اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی ﴿(پ1، بقرہ:47) اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی کہاں مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وساوِس کو ربُّ العالمین میں سنیں نہ ان خبیث گندے وساوِس کو خاتم النبیین میں، ﴿اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ﴾ ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ﴿(پ12، ہود:18) ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾ بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کررکھا ہے ﴿(پ22، احزاب:57)

یہ طائفہ خائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پرنور خاتم الانبیاء

ومرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روزِ بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت، اگرچہ ایک ہی، اگرچہ غیر تشریعی، اگرچہ کسی اور طبقۂ زمین یا کنج[1] آسمان میں اگرچہ کسی اور نوعِ غیرِ انسانی میں واقع مانتا، یا باوصف اعتقاد عدم وُقُوع محض بطورِ احتمالِ شرعی وامکانِ وقوعی جائز جانتا یہ بھی سہی مگر جائز ومحتمل ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائفِ ملعونہ مذکورہ، خواہ ان کے کُبَراء[2] یا نُظَراء[3] کی تکفیر سے باز رہتا ہے، تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثلِ طوائفِ مذکورہ قادیانیہ وقاسمیہ وامیریہ ونذیریہ وامثالھم لعنھم اللہ تعالٰی کافر ومرتد ملعونِ ابد ہے۔ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ۝ ﴿اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں﴾ (پ10، توبہ:30) کہ ضروریاتِ دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک وشبہہ اور احتمالِ خلاف ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یا ان میں شاک[4] کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔

بحر الکلام امام نَسَفی وغیرہ میں ہے: **من قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص وکذلک لو شک فیہ۔**[5] جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آسکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نَصِّ قطعی کا انکار کیا، اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے

1... آسمان کے کنارے، کونے۔

2... کبیر کی جمع، بڑوں۔

3... نظیر کی جمع۔

4... شک کرنے والے۔

5... بحر الکلام، الباب السادس، الفصل الاول، المبحث الرابع ختم نبوۃ، ص274 ملتقطا

بارے میں شک کیا۔(ت)

دُرِّ مختار و بزازیہ و مجمع الانہر وغیرہا کتبِ کثیرہ میں ہے: من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔[1] جس نے اس کے کفر وعذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔(ت)

ان لعنتی اقوال، نجس تراز اَبوال، کے رد میں اَواخرِ صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل ومسائل علمائے عرب وعجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غارِ مَذَلَّت[2] میں گر کر قعرِ جہنم[3] کو پہنچے والحمدللہ رب العالمین۔ اس طائفہ جدیدہ[4] کو اگر طوائفِ طَرِیدہ[5] کی حمایت سوجھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکرِ جرّار، اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو موجود ہے۔

قَالَ تَعَالٰی: اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی﴾(پ29، مرسلات: 16 تا 19) اور اگر اس طائفہ ٔجدیدہ کی نسبت وہ تجویز واحتمالِ نبوت یا عدمِ تکفیرِ منکرانِ ختمِ نبوت، معلوم نہ بھی ہو، نہ اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیہ کریمہ میں افادۂ استغراق سے انکار اور ارادۂ بعض پر اصرار کیا اسے

---

1 ... مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، کتاب، فصل فی احکام الجزیۃ، 482/2

2 ... ذلت ورسوائی کے غار۔

3 ... دوزخ کے گڑھے۔

4 ... نئے گروہ۔

5 ... دھتکارا ہوا۔

حکمِ کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحۃً آیۂ کریمہ اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا مُنکر ومُبطِل ہے جو خود حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام امتِ مرحومہ نے اجماع کیا اور بنقلِ متواتر ضروریاتِ دین سے ہوکر ہم تک آئی، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حُرمت قرآنِ عظیم سے ثابت نہیں ائمۂ دین فرماتے ہیں: وہ کافر ہوگیا اگرچہ اس کے کلام میں حرمتِ خَمر کا انکار نہ تھا، نہ تحریمِ خمر کا ثبوت صرف قرآنِ عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریم میں احادیثِ متواترہ بھی موجود اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین خصوص نصوص کے محتاج نہیں رہتے۔

امام اَجَل ابوزکریا نَوَوی کتاب الروضہ [1] پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں: **اذا جحد مجمعا علیه یعلم من دین الاسلام ضرورة سواء کان فیه نص او لا فان جحده یکون کفرا ملتقطا۔** [2] جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریاتِ دین اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہے خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے۔ ملتقطاً (ت)

بعینہٖ یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگرچہ بعثتِ محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ہمیشہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہوجانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک، کبھی کسی وقت کسی جگہ کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہوسکنا کچھ اس آیہ کریمہ ہی پر

---

1 ... روضۃ الطالبین، کتاب الردۃ، 65/10

2 ... الاعلام بقواطع الاسلام، ص 95

موقوف نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں قاہر وباہر، مُتَوافِر ومُتظافِر، متکاثر ومتواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بِحَمْدِ اللہِ تعالیٰ مسئلہ خود ضروریاتِ دین سے ہے مگر آیت کے معنی متواتر، مجمع علیہ، قطعی ضروری کا انکار، اس پر کفر ثابت کرے گا اگرچہ اس کے کلام میں صراحۃً نفسِ مسئلہ کا انکار نہیں۔

مِنَحُ الرَّوضِ الْاَزْہر شرح فقہ اکبر سیدنا امام اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں ہے: **لو قال حرمة الخمر لاتثبت بالقراٰن کفر ای لانه عارض نص القراٰن وانکر تفسیر اهل الفرقان۔**[1] اگر کسی نے کہا شراب کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نَصِّ قرآنی کے ساتھ معارضہ کیا اور اہلِ فرقان کی تفسیر کا انکار کیا۔

فتاوٰی تتمہ میں ہے: **من انکر حرمة الخمر فی القراٰن کفر۔**[2] جس نے قرآن کے حوالے سے حرمتِ شراب کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا (ت)

اعلام امام مکی میں ہمارے علماء سے کلمات کفر بالاتفاق میں نقل کیا: **او قال لم تثبت حرمة الخمر فی القراٰن۔**[3] یا اس نے کہا قرآن میں حرمتِ شراب کا ثبوت نہیں ہے۔ (ت) پھر خود فرمایا: **کفر زاعم انه لانص فی القراٰن علی تحریم الخمر ظاهر، لانه مستلزم لتکذیب القراٰن الناص فی غیر ما اٰیة علی تحریم الخمر فان قلت غایة مافیه انه کذب وهو لایقتضی الکفر قلت ممنوع لانه کذب یستلزم انکار النص**

---

1 ... فتاوی یتیمۃ الدھر مخطوط، کتاب الدیات والجنایات، باب مایکون کفرا ومالایکون کفرا، ص 167 مفھوماً

2 ... منح الروض الازھر، فصل فی الکفر صریحا، مسائل متفرقۃ، ص 508

3 ... الاعلام بقواطع الاسلام، الکلام عن الفصل الاول فیما اتفق علی انہ کفر، ص 149

المجمع علیه المعلوم من الدین بالضرورة۔[1] جس نے کہا تحریمِ شراب پر قرآن میں کوئی نص نہیں اس کا کافر ہونا نہایت ہی واضح ہے کیونکہ اس کا یہ قول قرآن کی تکذیب کر رہا ہے قرآن نے متعدد جگہ پر شراب کے حرام ہونے پر تصریح کی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو صرف اتنا تقاضا کرتا ہے کہ یہ جھوٹ ہو کفر کا تقاضا نہیں کرتا میں کہوں گا یہ بات درست نہیں کیونکہ اس کا یہ قول اس نص قرآنی کے انکار کو مُسْتَلْزِم ہے جس سے ایسا حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفق طور پر ضروریاتِ دین میں سے ہے۔(ت)

تو اگرچہ یہ طائفہ آیہ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختمِ تامِ نبوت پر دلائلِ قطعیہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی نہیں کر سکتا، مگر اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کر گیا، ہاں اگر اربابِ طائفہ صراحۃً ایمان لائیں کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد، کبھی کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نبوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین و آخر الانبیاء والمرسلین ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاوِیل تقیید تحویل نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوصِ قطعیہ و اجماعِ یقینی وضروریاتِ دین سے ثابت یقیناً مانیں ان تمام طوائفِ ملعونہ مذکورہ اور ان کے اکابر کو صاف صاف کافر مرتد کہیں، صرف بزُعمِ خود[2] اپنی نحوی و مَنطِقی جہالتوں، بَطالتوں، کَجْ فہمیوں کے باعث آیۂ کریمہ میں لام عہد لیں اور استغراق نامستقیم سمجھیں تو اگرچہ بوجہِ انکار تفسیرِ متواتر اجماعی قطعی اُسلُوبِ فقہی اس پر اب بھی لُزُوم کفر مانے مگر اَزْ اَنْجا کہ اس نے

---

1 ... الاعلام بقواطع الاسلام، الکلام عن الفصل الاول فیما اتفق علی انہ کفر، ص 150

2 ... اپنے گمان میں۔

اعتقاد صحیح کی تصریح اور کبرائے منکرین کی تکفیر صریح کر دی اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلکِ تحقیق واحتیاط ہو گا۔

امام مکی بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں: **و من ثم يتجه انه لو قال الخمر حرام و ليس فی القراٰن نص علی تحريمه لم يكفر لانه الاٰن محض كذب و هو لا كفر به۔**[1] اسی وجہ سے یہ توجِیہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر نص نہیں تو وہ کافر نہ ہو گا اس لیے کہ اب وہ محض جھوٹ بول رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہو گا۔(ت)

اَقُوْلُ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ت) اس تقدیرِ اخیر پر بھی اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ خائفہ یار و معینِ مرتدِین و کافرین و بازِیچہ کنندہ کلامِ رب العالمین، و مکذبِ تفسیرِ حضور سیدِ المرسلین و مخالفِ اجماعِ جمیع مسلمین و سخت بد عقل و گمراہ و بد دین ہے۔

اول تو ظاہر ہی ہے کہ نفی استغراق و تجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہم زبان ہوا بلکہ ان خبیثوں نے تو بطور احتمال ہی کہا تھا "**جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو**" اور اس نے بزعم خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق کو باطل و مردود جانا۔

دوم اس لئے کہ قرآنِ عظیم میں حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِم اَفْضَلُ الصَّلٰوۃ والسّلام کا ذکر پاک بہت وجوہِ مختلفہ سے وارد:

(۱) فرداً فرداً خواہ بتصریحِ اسماء یہ صرف چھبیس کے لئے ہے: آدم، ادریس، نوح، ھود،

---

[1] ... الاعلام بقواطع الاسلام، الكلام عن الفصل الاول فيما اتفق علی انه كفر، ص 151

صالح، ابراہیم، اسحٰق، اسمٰعیل، لوط، یعقوب، یوسف، ایوب، شعیب، موسیٰ، ہارون، اِلیاس، اَلیَسَع، ذوالکفل، داوٗد، سلیمان، عُزیر، یونس، زکریا، یحیٰ، عیسیٰ، محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

یا بر سبیل ابہام مثل:

قَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ (اِشْموِیل) ﴿ان کو ان کے نبی (شَموِیل) نے کہا﴾ (پ2، بقرہ:248) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ (یُوشع) ﴿اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا﴾ (پ15، کہف:60) فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ ﴿تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا﴾ (پ15، کہف:65)

(۲) یا بر سبیل عموم واستغراق اور یہی او فرو اکثر ہے:

مِثلُ قَوْلِہ تعالٰی: قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا (الٰی قولہ تعالٰی) وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ﴿یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا﴾ (الٰی قولہ تعالٰی) ﴿اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے﴾ (پ1، بقرہ:136)

وقَالَ تَعالٰی: وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ﴿ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر﴾ (پ2، بقرہ:177)

وقَالَ تَعالٰی: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ﴿یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا﴾ (پ3، بقرہ:253)

وقَالَ تَعالٰی: كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ﴿سب نے مانا اللہ اور اس

کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو﴾(پ3،بقرہ:285)

وقَالَ تَعَالٰی: لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ﴿ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے﴾(پ1،بقرہ:136)

وقَالَ تَعَالٰی: وَمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ﴿اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے﴾(پ3،ال عمران:84)

وقَالَ تَعَالٰی: فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ ﴿تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق﴾(پ5،نساء:69)

وقَالَ تَعَالٰی: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓىٕكَ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ﴿اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ ان کے ثواب دے گا﴾

(پ6،نساء:152)

وقَالَ تَعَالٰی: فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﴿تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر﴾

(پ28،تغابن:8)

وقَالَ تَعَالٰی: لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ ﴿اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو﴾

(پ6،مائدہ:12)

وقَالَ تَعَالٰی: یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ﴿جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا﴾(پ7،مائدہ:109)

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ﴾ اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے ﴿(پ7،انعام:48)

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَلَنَسْــٴَـلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَلَنَسْــٴَـلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ﴾ تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے ﴿(پ8،اعراف:6)

وقَالَ تَعَالٰی عَنِ المؤمنین: ﴿لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ﴾ بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے ﴿(پ8،اعراف:43)

وقَالَ تَعَالٰی عَنِ الکافرین: ﴿قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ﴾ بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی ﴿

(پ8،اعراف:53)

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے ﴿(پ11،یونس:103)

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا﴾ اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی ﴿(پ16، کہف:106)

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ﴾ یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے ﴿(پ16، مریم:58)

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ﴾ بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ﴿(پ19، نمل:10)

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ﴾ اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح ﴿پ21، احزاب:7﴾

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ﴾ یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا ﴿پ23، یٰس:52﴾

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ﴾ اور بے شک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے ﴿پ23، صفت:171﴾

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ﴾ اور سلام ہے پیغمبروں پر ﴿پ23، صفت:181﴾

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ﴾ اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اُس کی اُمّت کہ اُن پر گواہ ہوں گے ﴿پ24، زمر:69﴾

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ بے شک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی ﴿پ24، مومن:51﴾

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ﴾ وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے ﴿پ27، حدید:19﴾

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ تیار ہوئی ہے ان کے لیے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے ﴿پ27، حدید:21﴾

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ﴾ بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا ﴿پ27، حدید:25﴾

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ﴾ اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا

اور میرے رسول﴾(پ28، مجادلہ:21)

وقَالَ تَعَالٰی: وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ﴿اور جب رسولوں کا وقت آئے کس دن کے لیے ٹھہرائے گئے تھے﴾(پ29، مرسلات:11-12)الی غیر ذلک من آیات کثیرۃ۔

(۳) یا ملحوظ بوصفِ قبلیّت یعنی انبیائے سابقین علٰی نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام

مِثْلُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی: وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى﴿اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے﴾(پ13، یوسف:109)

وقَالَ تَعَالٰی: وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ﴿اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے﴾(پ18، فرقان:20)

وقَالَ تَعَالٰی: سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَاﰳ ﴿۳۸﴾ الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ﴿اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے﴾(پ22، احزاب:38-39)

وقَالَ تَعَالٰی: وَ لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ﴿اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف﴾(پ24، زمر:65)

وقَالَ تَعَالٰی: مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ﴿تم سے نہ فرمایا جائے گا مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا﴾(پ24، حم سجدہ:43)

وقَالَ تَعَالٰی: كَذٰلِكَ یُوْحِیْۤ اِلَیْكَ وَ اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَۙ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴿یونہی

وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف اللہ عزت و حکمت والا﴾

(پ25،شوریٰ:3)

وقال تعالٰی: وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ ﴿اور اُن سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے﴾(پ25،زخرف:45)وغیر ذٰلک۔

(۴) یا بر سبیل معنی جنسی شامل فرد و جمع بے لحاظ خاص خصوص و شمول :

مِثْلُ قَوْلِه تعالٰی: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓىٕكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ ﴿جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا﴾(پ1،بقرہ:98)

وقولہ تعالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی﴾(پ3،ال عمران:21)

وَلَا یَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓىٕكَةَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا ﴿اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو﴾(پ3،ال عمران:80)

وقولہ تعالٰی: وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا﴾(پ5،نساء:136)

و قولہ تعالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ (الٰی قولہ تعالٰی) اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ﴿وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں

مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں﴾(الی قولہ تعالیٰ) ﴿یہی ہیں ٹھیک کافر﴾(پ6،نساء:150۔151)

(۵) یا خاص خاص جماعت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وُجوہِ بیان سے نفسِ کلام میں مذکور اور اس سے مُستفاد ہو۔

مِثْلُ قَوْلِہ تَعَالٰی: وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ قَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ﴿اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے﴾(پ1،بقرہ:87)

وقَالَ تَعَالٰی فی بنی اسرائیل: وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ﴿اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے﴾(پ6،مائدہ:32)

وقَالَ تَعَالٰی فی التوراۃ: یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا﴿اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی﴾(پ6،مائدہ:44)

وقَالَ تَعَالٰی بعد ماذکر نوحا ثم رسولا اٰخر: ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا﴿پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا﴾(پ18،مومنون:44)

ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى﴿پھر ہم نے موسیٰ کو بھیجا﴾(پ18،مومنون:45)

وقَالَ تَعَالٰی: اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ﴿بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی﴾(پ6،نساء:163)فالمراد من بعدہ ھود و موسی علیھم الصلوۃ والسلام۔

وقَالَ تَعَالٰی: فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ﴿تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد

اور ثمود پر آئی تھی جب رسول اُن کے آگے پیچھے پھرتے تھے﴾(پ24، حم سجدہ:13۔14)

و قالَ تعَالٰی بَعدَ ذِکرِ نوح وَ ابراھیم: ثُمَّ قَفَّیۡنَا عَلٰۤی اٰثَارِہِمۡ بِرُسُلِنَا﴿ پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اَور رسول بھیجے﴾(پ27، حدید:27)

یا بوجہِ عہدِ حضوری:

مثل قولہ تعالٰی: قَالَ یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِیۡنَ﴿ بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو﴾(پ22، یٰس:20)

یا ذِکری:

مِثْلُ قَوْلِہ تعَالٰی: فی قوم نوح وھود و صالح و لوط و شعیب بعد ما ذکرھم علیھم الصلٰوۃ والسلام۔ تِلۡکَ الۡقُرٰی نَقُصُّ عَلَیۡکَ مِنۡ اَنۡۢبَآئِہَا ۚ وَ لَقَدۡ جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ نوح، ھود، صالح، لوط اور شعیب عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد: یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے۔(ت) (پ9، اعراف:101)

یا عِلمی:

مِثْلُ قَوْلِہ تعالٰی: وَاضۡرِبۡ لَہُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَۃِ ۘ اِذۡ جَآءَہَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ﴿ اور ان سے مثال بیان کرو اس شہر والوں کی جب اُن کے پاس فرستادے آئے﴾(پ22، یٰس:13)

و قالَ تعَالٰی: سَنَکۡتُبُ مَا قَالُوۡا وَ قَتۡلَہُمُ الۡاَنۡۢبِیَآءَ بِغَیۡرِ حَقٍّ﴿ اب ہم لکھ رکھیں گے

ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا﴾(پ4،ال عمران:181)وغیر ذٰلک۔

اب اولاً اگر آیہ کریمہ ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے﴾(پ22،احزاب:40)میں لام عہد خارجی کے لئے ہو جیسا کہ یہ طائفہ خارجیہ گمان کرتا ہے اور وہ یہاں نہیں مگر ذکری، اور ذکر کو دیکھ کر کہ اتنے وجوہ مختلفہ پر ہے اور ان میں صرف ایک وہ ہے جو بداہۃً کلامِ کریم میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی، یعنی وجہِ سِوُم کہ جب انبیاء موصوف بوصفِ قَبلِیّت و مُقیَّد بقیدِ سبقت لے لئے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا خاتم ان کا آخر ان سے زمانے میں متأخر کہنا محض لغو وفُضُول وکلامِ مہمل و مُعَطل و مَغْسُول ہو گا جس کا حاصل حَمَلِ اولیٰ بدیہی مثلِ زید زید سے زائد نہ ہو گا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کہہ دیا حضور کا ان سے پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا۔

اسے بالخصوص مقصود بالا فادہ رکھنا قرآنِ عظیم تو قرآنِ عظیم اصلاً کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی مقامِ مدح میں کہ چشمانِ تو زیر ابرو انند دندانِ تو جملہ در دھانند (تمہاری آنکھیں زیر ابرو ہیں اور دانت منہ کے اندر ہیں) سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی اِفادہ کی عَبَث تکرار نہ کی اور بات جو کہی وہ بھی واقعی تعریف کی تھی۔

﴿اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ اچھی صورت﴾(پ30، تین:4) سے بعض اَوضاع کا بیان ہے اسے مقامِ مدح میں یوں مُہمل جانا گیا ہے کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنی کے کہ اس میں صراحۃً عبث موجود اور معنی مدح بھی مفقود، اور پھر

عموم واشتراک بھی نقد وقت کہ ہر شے اپنے اگلے سے پچھلی ہوتی ہے غرض یہ وجہ تو یوں مُندَفع ہو جائے گی کہ اصلاً محلِ افادہ وصالح ارادہ نہیں۔

اور اس طائفہ خارجیہ کے طور پر وجہِ دُوُم کو بھی نا محتمل مان لیجئے پھر بھی اول و چہارم و پنجم سب محتمل رہیں اور پنجم میں خود وُجوہ کثیر ہیں، کہیں **"من بعد موسٰی"**، کہیں **"من بعد نوح"**، کہیں انبیائے بنی اسرائیل، کہیں **"من بعد ھود و موسٰی"**، کہیں صرف انبیائے عاد و ثمود، کہیں انبیائے قومِ نوح وعاد و ثمود، کہیں **"من بعد ابراھیم قوم لوط و مدین"** وغیر ذلک، بہر حال ذکر وُجُوہِ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ بینہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہوا، پھر عہد کہاں رہا، سرے سے عہد کا مَبْنٰی ہی کہ تعین ہے مُنْہَدَم ہو گیا کہ اختلاف و تنوع مطلقاً منافی تعین، نہ کہ اتنا کثیر، پھر عہدیت کیونکر ممکن۔

ثانیاً جب کہ اتنی وجوہِ کثیرہ محتمل اور قرآنِ عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم واستغراق ہے کہ **لانبی بعدی**[1] (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ت) **کماسیأتی۔**

اس تقدیر پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا عہد واستغراق کا حاصل ایک ہو گیا اور وہی احاطہ تامہ کہ مُعْتَقَدِ اہلِ اسلام تھا۔ ظاہر ہوا مگر یہ اس طائفے کو منظور نہیں لاجَرَم آیت کہ بر تقدیر عہدیت مجمل تھی بے بیان رہی اور وہی منقطع ہو کر متشابہات سے ہو گئی، اب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو خاتم النبیین کہنا محض اقرارِ لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں، کوئی کافر خود زمانۂ

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، 461/2، حدیث: 3455

اقدس حضور پر نور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میں کتنے ہی انبیاء مانے، حضور کے بعد ہر قَرن وطبقہ وشہر وقَریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے خود اپنے آپ کو رسولُ الله کہے، اپنے استاذوں کو مرسلین اُولُوالعَزم بتائے، آیہ کریمہ اس کا بال بِیکا نہیں کر سکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہو سکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، حاشا وکلا۔

ثالثاً میں تَکثُّر وتَزاحُم معانی پر کیوں بِنا کروں، سوائے استغراق کوئی معنی لے لیجئے سب پر یہی آش دَرکاسہ[1] رہے گی کہ پچھلی جھوٹی کاذِبہ ملعونہ نبوتوں کا دَر آیت بند نہ کر سکے گی، معنی اول یعنی افرادِ مخصوصہ معینہ مراد لئے تو نبی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم انہیں معدود انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یا ذکرِ معین علی وجہِ الابہام قرآنِ مجید میں آگیا ہے جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی برتقدیرِ معنی پنجم یعنی جماعاتِ خاصہ خاص اسی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے، باقی جماعات صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہو گی، چہ جائے جماعات کاذبہ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیائے سابقین کی ہو جائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے خاتم ہیں تو پچھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ پیچھے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہوں گے، رہے معنی چہارم جنسی اس میں جمیع مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی خَتمُ الشَّئی لِنَفسِہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاتمیت صادق مانے گا کہ صدق علی الجنس کے لئے ایک فرد پر صدق کافی

---

1 ... فارسی استعارہ جس کا اردو میں مطلب **"پہلے والی بات"** یا **"سابقہ حالت یا کیفیت"**۔ (اردو لغت، 2/218)

ہے تو یہ سب معانی سے اَخَس وارْذَل ہوا اور حاصل وہی ٹھہرا کہ آیت بہر نہج فقط ایک دو یا چند یا کل گزشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا، اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی، نہ ان سے اصلاً بحث کرتی ہے، طوائفِ ملعونہ مَہدَوِیہ و قادیانیہ وامیریہ ونانُوتَوِیہ و امثالھم **لعنھم اللّٰہ تعالٰی** کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجیہ نے جی کھول کر اُمنابہ کرلیا۔

﴿وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ﴾ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے﴿(پ19، شعراء:227) اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریاتِ دین سے ہوں جب ان پر نُصُوصِ قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو احمق بنالینا اور معتقداتِ اسلام کو مخیلات[1] عوام ٹھہرادینا ایسے خُبَثا کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمع طرق وادراک تواتر پر دَسْتَرس، وہاں ایک ہُش میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے، اس میں بخاری و مسلم[2] کی بھی صحیح حدیثیں مردود ہیں، ہاں ایسی جگہ ان ہیے[3] کے اندھوں کی کچھ کَور[4] دَبتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغرض تلبیس عوام، برائے[5] نام اسلام کا اِدِّعا ہو کر، قرآن پر صراحۃً انکار کا ٹٹُّو خَرْدَرْ گِل[6] ہے، لہٰذا وہاں تحریف

1... دیکھو تحذیر الناس۔

2... دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی۔

3... ﴿ہی، اے﴾ ہیے کے اندھوں (دل کے اندھوں)۔

4... عاجز ہونا، مغلوب ہونا۔

5... دیکھو تحذیر الناس۔

6... گدھے کا کیچڑ میں پھنس جانا۔ (اردو لغت، 502/6)

معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو الٹتے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو ہاتھ خالی کر لیں پھر گونہ وحیِ شیطانی کا رستہ کھل جائے گا۔ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴿اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر﴾(پ28، صف:8)

سوم یعنی اس طائفہ کا مُکَذِّبِ تفسیرِ حضور سیدِ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہونا وہ ہر ادنی خادمِ حدیث پر روشن یہاں اجمالی دو حرف ذکر کریں، صحیح مسلم شریف ومسند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرہا میں ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **انه سیکون فی امتی کذابون ثلٰثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔**[1] بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتمُ النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **یکون فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربعة نسوة و انی خاتم النبیین لا نبی بعدی۔**[2] میری امت دعوت میں ستائیس دَجّال کذّاب ہونگے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سننِ ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مَرْدُوَیہ میں جابر

---

1 ... ابو داؤد، کتاب الفتن و الملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، 4/132، حدیث: 4252

2 ... معجم الکبیر للطبرانی، مسند حذیفة بن یمان رضی اللہ تعالٰی عنه، 3/170، حدیث: 3026، بتقدم و تاخر

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها و احسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال ما احسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔[1] میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی توجو اس گھر میں جاکر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کردیئے گئے۔

صحیح مسلم و مسند احمد میں ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مثلی و مثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا فاتممت تلک اللبنة۔[2] میری اور سابقہ انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادۂ تصحیح اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها واکملها واجملها وترک فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منه ویقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین

---

1 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، ص966، حدیث: 5961
بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، 2/484، حدیث: 3534

2 ...مسند احمد، حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ، 4/21، حدیث: 11067

موضع تلک اللبنۃ۔[1] پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل وخوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑدی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سُنَنُ النَسائی و تفسیر ابنِ مَرْدُوَیہ میں ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہی مثل بیان کرکے ارشاد فرمایا: فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔[2] تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اَجْمَعِیْن وَبَارِکْ وَسَلِّم۔

چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہو چکی کہ تفسیر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا رد کرنے والا اجماع قطعی امت مرحومہ کا خلاف کرنے والا سوا گمراہ بددین کے کون ہو گا؟ **قولہ:** مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی﴾ (پ5، نساء:115) رہی بدعقلی وہ اس کے ان شبہات واہیات، خُرافات، مُزَخْرَفَات کی ایک ایک ادا سے ٹپک رہی ہے جو اس نے اثبات ادعائے باطل ”عہد خارجی“ کے لئے پیش کئے اہلِ علم کے سامنے ایسے مہملات کیا قابل

---

1 ...مسند احمد، حدیث طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، 8/50، حدیث: 21301، بالفاظِ واحدۃ ''واجملھا'' زائدۃ

2 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کون النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین، ص966، حدیث: 5961

التفات، مگر حفظ عوام وازالہ اوہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب و اللہ الھادی وولی الایادی (اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا اور طاقتوں کا مالک ہے۔ت)۔

شبہہ اولیٰ میں اس طائفہ نے عبارتِ توضیح کی طرف محض غلط نسبت کی حالانکہ توضیح میں اس عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اسکے حاشیہ تلویح کی ہے،

اقول اولاً اگر یہ مُدَّعِیَانِ عقل اسی اپنی ہی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وجوہ ذکر کو دیکھتے تو یقین کرتے کہ آیہ کریمہ ﴿وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾﴿ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے﴾ (پ22،احزاب:40) میں لام عہد خارجی کے لئے ہونا محال ہے کہ بوجہِ تنوع وجوہِ ذکر وعدمِ اولیت وترجیح جس کا بیان مشرحاً گزرا، کمال تمیز جداسرے سے کسی وجہ معین کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہی عبارت شاہد ہے کہ یہاں **"عہدِ خارجی"** ناممکن، کاش مکر کے لئے بھی کچھ عقل ہوتی تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گول عبارت **العھد ھو الاصل ثم الاستغراق ثم تعریف الطبیعۃ**[1] (عہد اصلی ہے پھر استغراق اور پھر جنس۔ت) کی نقل ہوتی کہ خود نفسِ عبارت تو ان کی جہالت وسفاہت پر شہادت نہ دیتی اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں متن تنقیح کی عبارت: **ولا بعض الافراد لعدم الاولیۃ**[2] (اور نہ بعض افراد کیونکہ اولیٰ نہیں۔ت) اس کی صفرا شکنی کو بس ہوتی مگر یہ کیونکر کھلتا کہ طائفہ خائفہ کو دوست ودشمن میں تمیز نہیں صریح مضر کو نافع سمجھتا ہے لہٰذا نام تو لیا توضیح کا اور برائے بد قسمتی عبارت نقل کردی تلویح کی، جس میں صاف صریح ان عقلاء کی تسفیہ اور

---

1 ...شرح التلویح علی التوضیح، الباب الاول، فصل قصر العام، 89/1

2 ...شرح التلویح علی التوضیح، الباب الاول، فصل قصر العام، 89/1

ان کے وہم کاسد کی تقبیح تھی، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ثانیاً توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات، خود اپنا ہی لکھا نہ سمجھا کہ جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کر آئے کہ عہد خارجی مزعوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں ہوسکتے، آیہ کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہی معنی اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سلفاً و خلفاً اس کے یہی معنی سمجھے اور اس عہد خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مس نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو۔

اسی تلویح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے، **ثم الاستغراق الی ان قال فالاستغراق ھو المفھوم من الاطلاق حیث لا عھد فی الخارج خصوصا فی الجمع الی قولہ ھذا ما علیہ المحققون۔**[1] پھر استغراق (تا) اطلاق سے استغراق مفہوم ہوتا ہے جہاں عہد خارجی نہ ہو خصوصاً جمع میں (تا) محققین کی یہی رائے ہے۔ (ت)

ثالثاً بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہد خارجی کے لئے ہے تو اس سے بھی قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجوہ خمسہ سے اول و سوم و پنجم کا بطلان تو دلائلِ قاہرہ سے اوپر ثابت ہولیا اور واضح ہوچکا کہ خود جن سے کلامِ الٰہی کا اولاً و اصالۃً خطاب تھا یعنی حضور پر نور سید یوم النشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم، انہوں نے ہرگز اس آیت سے صرف بعض افرادِ معینہ یا کسی جماعتِ خاصہ کو نہ سمجھا اب نہ رہیں، مگر وجہِ دوم و چہارم یعنی وہ جو قرآن عظیم میں بروجہِ اکثر واوفر ذکرِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بروجہِ

---

1 ...شرح التلویح علی التوضیح، الباب الاول، فصل قصر العام، 1/93

عموم واستغراق تام ہے اسی وجہِ معہود کی طرف لام النبیین مشیر ہے تو اس عہد کا حاصل بِحَمْدِ اللہِ تعالٰی وہی استغراق کامل جو مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے یاذکر جنسی کی طرف اشارہ ہے اور ختم کا حاصل نفی معیت وبعدیت ہے، جیسے اولویت بمعنی نفی معیت وقبلیت تعریفاتِ علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے: الاول فرد لایکون غیرہ من جنسہ سابق علیہ ولامقارنالہ۔[1] اول فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے۔

حدیث شریف میں ہے: انت الاول فلیس قبلک شئی وانت الاٰخر فلیس بعدک شئی،رواہ مسلم فی صحیحہ والترمذی واحمد وابن ابی شیبۃ وغیرھم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[2] وللبیھقی فی الاسماء والصفات عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ کان یدعو بھٰؤلاء الکلمات اللھم انت الاول فلاشئی قبلک وانت الاٰخر فلاشئی بعدک۔[3] تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شئ نہیں، اور تو آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شئ نہیں، اسے مسلم نے اپنی صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ وغیرہم نے حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے انہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کی ہے۔

---

1 ...التعریفات، باب الالف، ص31

2 ...صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب مایقول عند النوم، ص1116، حدیث:6889
مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، ماقالوا فی الرجل، 157/15، حدیث:29925

3 ...الاسماء والصفات للبیہقی مع فرقان القرآن باب ذکر اسماء التی تتبع اثبات الباری الخ، ص20

امام بیہقی نے الاسماء و الصفات میں حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے، اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شئ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شئ نہیں۔(ت)

تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی عرفاً ولغۃً وشرعاً جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے ولہٰذا لائے نفی جنس صِیَغِ عُمُوم سے ہے جیسے لا رجل فی الدار و لھذا لا الٰہ الا اللہ ہر غیرِ خدا سے نفیِ الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

(نامکمل دستیاب ہوا)